بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ یکم ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۲۹ ظہور ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۹

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲۸ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ معدہ میں تکلیف ہے۔ ٹانگوں اور پسلیوں میں درد ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ اُن کے لیے نشان ظاہر کرتا ہے جو اُس کے عشق میں انتہا تک پہنچ جائیں

اللہ تعالیٰ اہلِ جذب کو خود مصائب میں ڈالتا اور اِس طرح سے اُن کو اپنی طرف کھینچتا ہے:

خدا تعالیٰ خود مجذوب کے قلب کو صیقل کر کے اُس کو آئینہ کا درجہ عطا کر دیتا ہے

"بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ اُن کی شکمِ مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے کہ فطرتاً بغیر ذریعۂ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں اور اُس کے رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا اُن کو روحانی تعلق ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور پھر جیسا جیسا اُن پر زمانہ گزرتا ہے وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی محبتِ رسولؐ کی آگ ترقی پکڑتی ہے اور اُن تمام امور میں خدا اُن کا متولی اور متکفل ہوتا ہے اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہاء تک پہنچ جاتی ہے تب وہ نہایت بیقراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں اُن کی لذت اور یہی اُن کا آخری مقصد ہوتا ہے تب اُن کے لئے زمین پر خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا مگر اُنہیں جو اُس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اُس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔ یہ بات اُنہی سے مخصوص ہے کہ حضرتِ الوہیت کے خاص اسرار اُن پر ظاہر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے اُن پر منکشف کی جاتی ہیں اور یہ خاص عزت دوسرے کو نہیں دی جاتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵-۶۶)

"اہلِ جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں سلوک کے درجہ پر ہی نہیں رکھتا بلکہ خود اُن کو مصائب میں ڈالتا اور جاذبۂ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کُل انبیاء مجذوب ہی تھے جس وقت انسانی روح کو مصائب کا مقابلہ ہوتا ہے اُن سے (باقی صفحہ ۸ پر)

ثابت قدمی کے حصول کا ذریعہ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"دعا اور استقامت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور یہود کی مانند اللہ کی نعمتوں کو مت بھلاؤ ورنہ اس کا غضب تم پر نازل ہوگا اور تم بچے علوم اور دعا کو مت چھوڑو اور نصاریٰ کی طرح طلب ہدایت میں سست نہ ہو جاؤ ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہدایت کے طلب کرنے کی ترغیب دی۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ہدایت پر ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور گریہ وزاری میں دوام کے بغیر ممکن نہیں ..... ہدایت ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے اور جب تک کہ خدا تعالیٰ خود بندہ کی رہنمائی نہ کرے اور اسے ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل نہ کر دے وہ ہرگز ہدایت نہیں پا سکتا پھر اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں اور انسان دعاؤں کی سیڑھی کے ذریعہ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں

(ترجمہ عربی عبارت کرامات الصادقین صفحہ ۸۲)

کون جانتا تھا میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا

"کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور و بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اے لوگو..... کیا اس کی نظیر کسی مفتری کے سوانح میں پیش کر سکتے ہو۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ تم مخالفت کرتے اور میرے ہلاک کرنے کے لئے اس قدر تکلیف اٹھاتے بلکہ میرے مارنے کے لئے خدا ہی کافی تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۱)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

۲۹ ظہور ۱۳۶۳ ہش

ہمارے فتح مند اور غالب ہونے کی راہ

مامورین الٰہی جنہیں اللہ تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے دنیا میں مبعوث فرماتا ہے ہوتے تو انسان ہی ہیں اور بظاہر ان میں اور دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ انسان ہونے کے باوجود وہ اور ہی قسم کی مخلوق ہوتے ہیں۔ ظاہری اعضاء اور قویٰ میں دوسرے انسانوں کے ساتھ یکسانیت کے باوجود انہیں ایسے باطنی اعضاء اور قویٰ عجائب اللہ ودیعت کئے جاتے ہیں جن سے دوسرے انسان عاری ہوتے ہیں۔ اسی لئے عام انسانوں میں اور ان میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے

صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ہونے کی حیثیت میں مامورین الٰہی سے ایسے اعلیٰ اخلاق ظہور میں آتے ہیں کہ کسی حد تک دوسرے انسانوں سے ان جیسے اخلاق کا ظہور اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا۔ جب تک وہ ان کے سایۂ عاطفت میں آکر اور ایک طرح سے ان کی گود میں پرورش پاکر ان سے فیض حاصل نہ کریں اور حسب استعداد و علیٰ قدرِ مراتب ان کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش نہ کریں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ماموریت کے مقام پر فائز فرمایا تھا۔ مامورین الٰہی اور عام انسانوں میں پائے جانے والے باہمی فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کی راہ میں سب سے اوّل قربانی دینے والے نبی ہیں۔ ہر ایک اپنے لئے کوشش کرتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام دوسروں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کے لئے جاگتے ہیں۔ اور لوگ ہنستے ہیں اور وہ ان کے لئے روتے ہیں اور دنیا کی رہائی کے لئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کر لیتے ہیں۔ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ کچھ ایسی تجلّی فرماوے کہ لوگوں پر ثابت ہو جاوے کہ خدا موجود ہے اور مستعد دلوں پر اس کی ہستی اور اس کی توحید منکشف ہو جاوے تاکہ وہ نجات پائیں۔ پس وہ جانی دشمنوں کی ہمدردی میں مر رہتے ہیں اور جب انتہا درجہ پر ان کا درد پہنچتا ہے اور ان کی دردناک آہوں سے (جو مخلوق خدا کی رہائی کے لئے ہوتی ہیں) آسمان پُر ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اپنے چہرے کی چمک دکھلاتا ہے اور زبردست نشانوں کے ساتھ اپنی ہستی اور اپنی توحید لوگوں پر ظاہر کرتا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵)

مامورین الٰہی خود ہی دوسروں کی خاطر دکھ نہیں اٹھاتے اور دشمنوں کے ساتھ ہمدردی کرنے میں ہی کمال نہیں کر دکھاتے بلکہ اپنے متبعین میں بھی یہی وصف اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے پیدا کر دکھاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے متبعین بھی لوگوں کو راہ نجات دکھانے کی خاطر خود انہی کے ہاتھوں دکھ اٹھاتے، تیر اور اذیتیں برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ نہ تھکتے ہیں اور نہ ماندہ ہوتے ہیں بلکہ خندہ پیشانی اور صبر و استقلال سے ہر دکھ اٹھانے اور ہر اذیت برداشت کرنے میں کمال کر دکھاتے ہیں۔ ان کی ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے اور دکھ دینے والوں کی خطائیں معاف کر کے انہیں راہ راست پر آنے کی توفیق عطا کر دے وہ اُف کئے بغیر دکھ اٹھاتے اور ماریں کھاتے اور نقصان پر نقصان برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور اس کے جواب میں وہ دکھ دینے اور جانی و مالی نقصان پہنچانے والوں کی ہدایت یابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ آخر ایک دن آتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کر کے ان کی مرادیں انہیں عطا کر دیتا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) نے ہمیں مخاطب کر کے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ:۔

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا متمسخر کے مقابل تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۵)

مرا عالم ترا عالم نہیں ہے

تمہاری آنکھ کیوں پُرنم نہیں ہے
کسی کا بھی تمہیں کیوں غم نہیں ہے

وہ دل دل ہی نہیں پتھر کی سِل ہے
دُکھی انساں کا جو ہمدم نہیں ہے

کسی کا غم نہیں ہے جس کے دل میں
فقط حیوان ہے آدم نہیں ہے

زمانہ کاش اس نکتے کو سمجھے
علاجِ دردِ دل مرہم نہیں ہے

مجھے اوروں کا غم ہے تجھ کو اپنا
مرا عالم ترا عالم نہیں ہے

جہاں بھی گر پڑیں گے حشر ہوگا
مرے آنسو ہیں یہ شبنم نہیں ہے

غمِ جاناں ہے گرچہ ایک نعمت
غمِ دوراں بھی لیکن کم نہیں ہے

زمانے کے غموں میں گھل رہا ہوں
مجھے واللہ اپنا غم نہیں ہے

وہ کیا انساں ہے جس کا تیرے در پہ
سرِ تسلیم یا رب، خم نہیں ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مربی مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کی اہمیت

قسط اوّل

(مکرم نصیر الدین صاحب بھٹی ۔ مربی سلسلہ)

عرب کا جزیرہ نما ملک جو کہ گمراہی اور ظلمت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے ان میں سے ہی ایک نبی کھڑا کیا۔ جس کے متعلق فرمایا:۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝

(الاعراف ع ۲۰)

پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو نبی بھی ہے اور اُمّی بھی ہے اور جو ایمان لاتا ہے اللہ اور اس کے کلمات پر اور اس کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور وہ پاک تعلیم نازل کی جس پر عمل کر کے ان کے اصحاب آسمان کے تارے بن گئے۔ اُسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں

صادفتھم قوما کروث ذلۃ
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان۔

تُو نے ان کو گوبر کے ڈھیر کی طرح ذلیل حالت میں پایا۔ پس تو نے اُن کو سونے کی ڈلی بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے

ان اللہ لا یغیّر ما بقوم حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم۔

(رعد ع ۲)

اللہ تعالیٰ کبھی بھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلے۔ عربوں کی حالت کو دیکھیں کس قدر پستی میں گرے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے اپنی حالت کو بدلا تو ترقی کرتے کرتے محکومانہ حالت سے حاکمانہ حالت تک پہنچ گئے۔ اور جو اَن پڑھوں کی قوم تھی وہ دنیا کی استاد بن گئی۔ یہ ترقی انہوں نے قرآن پاک کی تعلیم کو اپنانے اور اس کے اندر مخفی علوم کو نکال کر اس پر عمل کرنے کی وجہ سے حاصل کی۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا مطالعہ کریں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ سب روسائے مکہ نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ کسی نہ کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اس مبارک کام سے منحرف کر دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس کام کے لیے عتبہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور مختلف قسم کے لالچ دینے شروع کیے۔ جب وہ اپنی بات مکمل کر چکا تو آپؐ نے سورہ حم السجدہ کی آیات کی تلاوت فرمائی۔ وہ عتبہ جو کہ طلاقت لسانی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیر کرنے آیا تھا خود زیر ہو گیا۔ واپس گیا اور کہنے لگا کہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ نہ جادو ہے نہ جھوٹ ہے نہ کہانی ہے ایسی مقناطیسیت ہے جو کہ دلوں کو کھینچتی ہے۔

اسی طرح حضرت عمر بن الخطاب جو کہ قریش کے ہی نوجوان تھے۔ جس کی شجاعت اور زور آوری کے ڈنکے پورے مکہ میں بجتے تھے۔ آپ نے اسلام لانے سے پہلے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لیے گھر سے نکلے جب وہ آپؐ کے مکان کے پاس آئے تو آپؐ اس وقت سورۃ الحاقۃ کے دوسرے رکوع کی تلاوت فرما رہے تھے یہ سن کر دل کو چوٹ لگی اور دینِ حق کی حقانیت ظاہر ہو گئی۔ لیکن مستقل مزاجی اور پختہ کاری کی ضرب نے اس کو دبا دیا اور آپؐ کو قتل کرنے کی ٹھانی۔ قبل اس کے کہ آپؐ صلی اللہ کی طرف جاتے اپنی بہن کے گھر گئے۔ اور بہن اور بہنوئی کو مار مار کر لہولہان کر دیا۔ جب غصہ فرو ہوا تو قرآن مجید سننے کی خواہش کی۔ سورۃ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائی گئیں۔ سنتے ہی موم ہو گئے بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے آستانۂ نبویؐ پر جا کر اپنا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھ دیا اور ہمیشہ کے لیے آپؐ کے جان نثاروں میں شریک ہو گئے۔

انہی واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے فرمایا:۔

"(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ناقل) صحابہ کرامؓ کی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب قرآن مجید کی بدولت واقع ہوا اس لیے وہ پاک کلام پر دل و جان سے فدا ہو گئے۔ اور عاشقانہ جوش میں اشاعتِ قرآن میں جان کی بازی لگا دی ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لیے ہو گئیں (اور وہ دعوتِ اسلام کے لیے ممالک شرقیہ اور مغربیہ پہنچے اور ملّت محمدیہ کی اشاعت کے لیے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا۔ اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لیے اٹھا نہ رکھا) یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین، روم اور شام تک پہنچایا۔ اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا۔ اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی۔ وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے سے منہ نہ پھیرا۔ اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاروں سے ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے۔" (نجم الہدیٰ)

قرآن مجید جو کہ تمام مادی اور روحانی علوم کا منبع و سرچشمہ ہے جس میں دنیاوی اور دینوی ہر قسم کے علوم پائے جاتے ہیں۔ اور علوم کے متعلق خود قرآن پاک ہماری راہنمائی کرتا ہے

قل ھل یستوی الّذین یعلمون والّذین لا یعلمون۔ انّما یتذکّر اُولوا الباب۔ (زمر ع ۱)

تو کہہ دے کہ کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ اور نصیحت تو صرف عاقل ہی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں علم کی اہمیت کے متعلق بیان فرمایا کہ علم والے بے علم لوگوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ علم کا تعلق تقویٰ کے ساتھ ہے اور علم کے حصول کے ساتھ ساتھ اگر آدمی دعائیں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ علم کی معراج عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے:

واتقوا اللہ و یعلّمکم اللہ واللہ علی کل شیٔ علیم۔

(رکوع ۳۹)

اور چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں علم دے گا اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے:۔

اس آیت میں بتایا کہ اے وہ لوگو! جو علم کے طلب گار ہو۔ تمہارا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ تم متقی بنو اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گزارو۔ اور علم کے لیے اللہ تعالیٰ کے آستانے پر گرے رہو اور ہر دم خدا کے حضور دعائیں کرتے رہو اور ربّ زدنی علماً (طٰہٰ) کا ورد بار بار کرتے رہو کہ اے میرے خداوند کریم میرے علم کو بڑھا۔ جب ایک شخص خالص نیت سے اللہ تعالیٰ سے علم کا طالب ہو گا تو وہ علیم ہستی اس شخص کو ضرور علم کے زیور سے آراستہ کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی عقل۔ ذراست و فہم میں ترقی دے گا۔ اس حال میں کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤُا۔ اِنّ اللہ عزیزٌ غفور۔ (فاطر ع ۴)

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علماء اس سے ڈرتے ہیں۔ اللہ بڑا غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔ یعنی حقیقی علم رکھنے والے خدا کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد اس کی محبت میں بڑھتے ہیں۔ اور ان پر خشیت اور رقت طاری ہو جاتی ہے اور یہی لوگ جو کہ اہلِ علم کہلاتے ہیں ان کے متعلق قرآن میں آیا ہے واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الّذین اٰمنوا منکم والذین اُوتوا العلم درجٰتٍ۔ واللہ بما تعملون خبیر۔ (مجادلہ آیت ۱۲)

جب تمہیں کہا جائے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ ان کو جو کہ مومن ہیں اور حقیقی علم رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

علم کے حصول کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ حکم اللہ تعالیٰ نے دیا کہ تمام لوگ علم حاصل کریں اور تحصیل علم کے لیے اگر تمام لوگ نہ پہنچ سکتے ہوں تو چند لوگ چلے جائیں تو علم حاصل کرنے کے بعد واپس آ کر دوسرے بھائیوں کو بھی علم سکھائیں فرمایا:۔

وما کان المؤمنون لینفروا کافّۃ۔ فلولا نفر من کلّ فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔

(توبہ آیت ۱۲۲)

اور مومنوں کے لیے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لیے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا۔ تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر بے دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

اس آیت پر عمل کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ دور دور سے جماعت در جماعت حاضر ہوتے اور علم حاصل کرنے کے بعد واپس اپنے علاقوں میں پہنچ کر لوگوں کو علم قرآن سکھاتے تھے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم علمِ دین کے حصول کے لیے مرکز میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاسوں۔ اجتماعات اور جلسوں میں شامل ہوں اور واپس آ کر اپنے گاؤں اور شہر کے لوگوں کو وہ باتیں بتائیں۔ چنانچہ ربوہ میں تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے۔ اور وقفِ عارضی اور مستقل وقف کی تحریک ہماری جماعت میں جاری و ساری ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اس دنیا کے لیے بطور معلم حقیقی بنا کر بھیجے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جو شریعت دی اس میں مندرج علوم کی اہمیت سے آپؐ نے لوگوں کو روشناس کروایا۔ اور آپؐ نے ہر کس و ناکس کو علم کے حصول کے لیے تیار کیا۔ اور پڑھنے پڑھانے کے لیے ان کی مزید حوصلہ افزائی فرمائی۔ فرمایا:۔

ان العلماء ھم ورثۃ الانبیاء۔

یعنی انبیاء کے وارث علماء ہی ہوتے ہیں

فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں آپؐ فرماتے ہیں۔ من سلک طریقاً یطلب فیہ علماً سھل اللہ لہ طریقاً الی الجنۃ۔

کہ جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے چل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ ہموار و آسان کر دیتا ہے۔ نیز آپؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کرنے کا ارادہ کرے۔ تو اس کو دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ علم حاصل کرنے کا زمانہ اصل میں بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ جب ایک بچہ بڑی آسانی کے ساتھ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے یعنی پہلے دن سے ہی اس کو نیک اور دین کی باتیں سکھانی شروع کر دو فرمایا:۔

العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر کہ بچپن کا سیکھا ہوا علم اسی طرح ہوتا ہے جس طرح پتھر پر لکیر ہوتی ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اطلبوا العلم من المھد الی اللحد کہ پنگھوڑے سے لیکر مرتے دم تک تم علم حاصل کرتے رہو۔ آپؐ کے نزدیک علم کی بہت اہمیت تھی اور آپؐ ان لوگوں کو بھی بخوبی جانتے تھے جو کہ معمولی معمولی عذر بنا کر پڑھائی کو الوداع کہہ دیتے تھے اس غلط رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؐ نے فرمایا اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ اگر تم کو علم حاصل کرنے کے لیے دور دراز ملک چین بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ اور علم حاصل کرو۔ آپؐ نے مزید فرمایا طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ بعض لوگ بہانے تراش بہت ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں یاد نہیں ہوتا۔ یا پڑھنا نہیں آتا۔ ان کے اعتراض کو دور کرنے کے لیے فرمایا۔ العلم بالتعلم کہ علم تو سیکھنے سے ہی آتا ہے جب کوشش کر کے پڑھنے اور یاد کرنے کی کوشش کرو گے۔ تو خود بخود علم میں ترقی ہونی شروع ہو جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ انا قاسم واللہ یعطی کہ جو کچھ اللہ مجھے دیتا ہے میں اس کو تقسیم کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر بھیجا۔ آپؐ نے دنیا میں آکر علم کے خزانے لٹائے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ان خزانوں میں سے اپنی جھولیاں بھریں اور قرآن مجید پر عمل کریں۔

قرآن مجید جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام ہے اور دنیا میں اس لیے بھیجا گیا تاکہ کثرت سے پڑھا جائے اور کثرت سے لکھا جائے اور کثرت سے چھاپ کر دوسرے ممالک میں تقسیم کیا جائے اور پوری پوری کوشش کی جائے کہ اس کے مضامین کو غور سے پڑھا جائے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کی جائے اور زندگی کے ہر پہلو کے لیے قرآن کو مشعل راہ بنایا جائے۔ اور قرآن مجید جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس پر پورا پورا ایمان رکھا جائے۔ اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی سیکھی جائے۔

(جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس جماعت کی زندگی اور قیام کا اصل مقصد قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت ہے اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے) کہ دنیا کا ہر علم قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ اور دنیا میں صرف اور صرف قرآن پاک ہی ایک ایسی کتاب ہے جو کہ ہر قسم کے دینی اور دنیوی ضرورت کو پورا کرنیکا سرچشمہ ہے۔ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ کی ۲۷ دین تربیتی کلاس کے اختتام پر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"درحقیقت جب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے تو اس کے اندر ایسی صفاتِ لازمی طور پر شامل ہونی چاہئیں جس کی روشنی میں یہ کہا جا سکے کہ واقعی یہ کتاب ایسے معارف پر مبنی ہے جو کسی انسان کے بس کی بات نہ ہو قرآن کریم کے بارہ میں ایسا دعویٰ کرنا کہ اس میں دنیا بھر کے علوم کسی ایک جگہ جمع کرنا کسی انسان کے لیے ممکن نظر نہیں آتا بلکہ یہ بھی ممکنات میں شامل نظر نہیں آتی۔ کہ دنیا کے ہر دور اور ہر زمانے کے علوم اس میں موجود ہوں۔ ایسے علوم بھی موجود ہوں جو ابھی عقلِ انسانی کے احاطے میں ہی نہ آئے ہوں۔ اور جن کا انکشاف آج سے چودہ سو سال قبل دنیا میں ہوا ہی نہ ہو"

قرآن مجید کا یہ پہلو لازوال اہمیت کا حامل ہے اور اس کے ذریعہ سے اس کا من جانب اللہ ہونا قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس زمانے کے مامور اللہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف جیسے مراتب علمیہ میں اعلیٰ درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اس میں مراتب عملیہ کے کمالات بھی اس کے ذریعہ ملتے ہیں اور آثار و انوار قبولیت حضرت احدیت انہیں لوگوں میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ جنہوں نے اس پاک کلام کی متابعت اختیار کی۔ دوسروں میں ہرگز ظاہر نہیں ہوتے۔ پس طالب حق کے لیے یہی دلیل جس کو وہ بچشم خود معائنہ کر سکتا ہے۔ کافی ہے۔ یعنی یہ کہ آسمانی برکتیں اور ربانی نشان صرف قرآن کے کامل تابعین میں پائے جاتے ہیں"

براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ ص۴۷۳-۴۷۴

(جاری ہے)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام مجالس اطفال یکم تا ۷ ستمبر ہفتہ وصولی منائیں اور اس ہفتہ میں سو فی صد وصولی کی کوشش کریں۔ اس ہفتہ کی رپورٹ ۱۵ ستمبر تک مرکز کو ارسال کریں نیز وصول شدہ رقوم بھی جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ سیرت

خود بیان فرمودہ واقعات

مقدمات سے نفرت

راست گفتاری اختیار کر کے نقصان اٹھانا

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو، دنیاوی باتوں سے کس درجہ دور بھاگتے تھے اور کس طرح آپ کے دن رات اللہ تعالیٰ کی یاد اور دین حق کی فکر میں بسر ہوتے تھے اس کے بارے میں حضور کی تحریرات سے دو قیمتی اقتباسات درج ذیل ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میرے والد صاحب اپنے بعض آباء و اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔ انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ بنا رہتا تھا۔ ان کی ہمدردی اور مہربانی میرے پر نہایت درجہ پر تھی مگر وہ چاہتے تھے کہ دنیاداروں کی طرح مجھے روبہ خلق بنا دیں۔ میری طبیعت ہر طریق سے سخت بیزار تھی۔ ایک مرتبہ ایک صاحب کمشنر نے قادیان میں آنا چاہا۔ میرے والد صاحب نے بار بار مجھ کو کہا کہ ان کی پیشوائی کے لئے دو تین کوس جانا چاہیئے مگر میری طبیعت نے نہایت کراہت کی اور میں بیمار بھی تھا اس لئے نہ جا سکا پس یہ امر بھی ان کی ناراضگی کا موجب ہوا اور وہ چاہتے تھے کہ میں دنیوی امور میں ہر دم غرق رہوں جو مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے نہ دنیا کے لئے بلکہ محض ثواب اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں محو کر دیا تھا اور ان کے لئے دعا میں بھی مشغول رہتا تھا اور وہ مجھے دلی یقین سے بر بالوالدین جانتے تھے اور بسا اوقات کہا کرتے تھے کہ میں صرف ترحم کے طور پر اپنے اس بیٹے کو دنیا کے امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں ورنہ میں جانتا ہوں کہ جس کی طرف اس کی توجہ ہے یعنی دین کی طرف صحیح اور سچی بات یہی ہے ہم تو اپنی عمر ضائع کر رہے ہیں۔" (کتاب البریہ ص۵۰ و ص۱۵۲ حاشیہ)

مقدمات کے جس سلسلے کا اوپر ذکر ہوا ہے اس میں حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو، کا طرز عمل عام دنیاداروں کے برعکس رہا تھا۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:۔

"میرے بیٹے سلطان احمد نے ایک ہندو پر بدیں بنیاد نالش کی کہ اس نے ہماری زمین پر مکان بنا لیا ہے اور ہماری ملکیت کا دعوے تھا اور ترتیب مقدمہ میں ایک امر خلاف واقعہ تھا جس کے ثبوت سے وہ مقدمہ ڈسمس ہونے کے لائق ٹھہرتا تھا اور مقدمہ کے ڈسمس ہونے کی حالت میں نہ صرف سلطان احمد کو بلکہ مجھ کو بھی نقصان تلف ملکیت اٹھانا پڑتا تھا۔ تب فریق مخالف نے موقعہ پا کر میری گواہی لکھا دی اور میں بٹالہ میں گیا اور بابو فتح دین صاحب سب پوسٹ ماسٹر کے مکان پر جو تحصیل بٹالہ کے پاس ہے جا ٹھہرا اور مقدمہ ایک ہندو منصف کے پاس تھا جس کا اب نام یاد نہیں رہا۔ ایک پاؤں سے وہ لنگڑا بھی تھا۔ اس وقت سلطان احمد کا وکیل میرے پاس آیا کہ اب وقت پیشی مقدمہ ہے آپ کیا اظہار دیں گے۔ میں نے کہا کہ وہ اظہار دوں گا جو واقعی امر ہے اور سچ ہے۔ تب اس نے کہا کہ پھر آپ کے کچہری جانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں جانتا ہوں تا مقدمہ سے دستبردار ہو جاؤں۔ سو وہ مقدمہ میں نے اپنے ہاتھوں سے محض رعایت صدق کی وجہ سے آپ خراب کیا اور راست گوئی کو ابتغاء لمرضات اللہ مقدم رکھ کر مال نقصان کو ہیچ سمجھا۔" (روحانی خزائن جلد ۵ ص۲۹۹-۳۰۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی یاد میں

از مکرم محمد شبیر صاحب ہزاروی۔ سرگودھا

۱۹۷۱ء یا ۱۹۷۲ء (مجھے سن بخوبی یاد نہیں رہا) میں جب پہلی مرتبہ ربوہ گیا تو وہاں مختلف لوگوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ ان میں ایک شخصیت ایسی تھی جس نے میرے قلب و ذہن پر بڑا گہرا اثر ڈالا یہ مولانا عبدالمالک خان صاحب (مرحوم و مغفور) تھے۔ پہلی ملاقات تھی۔ مولانا نے کرسی سے اٹھ کر مجھ سے مصافحہ کیا۔ میرے مکرم و محترم دوست محمد صدیق صاحب میرے ساتھ تھے۔ میں نے اسی مرحوم شخصیت کے ذریعہ احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کی تھیں اور بالآخر بحمداللہ صداقت کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ انہوں نے مولانا مرحوم سے میرا تعارف کرایا۔ مولانا نے اپنا تعارف خود کرایا۔ اور اُس روز کے واقعات سناتے رہے جس روز وقف کے لئے آپ کے والد بزرگوار آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے بتایا کہ "میری والدہ نے مجھے نہلا دھلا کر تیار کیا اور خلاف معمول اس روز بہت زیادہ پیار کا اظہار کیا۔"

دوران گفتگو آپ نے اپنے بیرونِ ملک دینی کاموں کا کچھ ذکر انگریزی زبان میں بھی کیا۔ آپ بڑی روانی کے ساتھ نہایت شستہ انگریزی میں گفتگو فرما رہے تھے۔ پادریوں سے ملاقاتیں اور گفتگو کے واقعات مجھے سنا رہے تھے پھر بعض اختلافی مسائل پر گفتگو فرماتے رہے مجھے بہت سے علماء سے ملاقات اور گفتگو کا موقعہ ملا تھا اور آج ایک احمدی عالم سے بالمشافہ گفتگو اور تبادلہ خیالات کا موقع مل رہا تھا۔ میرے لئے یہ بالکل نیا تجربہ تھا۔ کیونکہ آپ کی گفتگو میں تفہیم کا پہلو غالب تھا۔ آپ کی کوشش یہ تھی کہ جو بات آپ کر رہے ہیں میں اُسے سمجھ سکوں۔ آپ کی زبان میں عجب مٹھاس تھی جو مخاطب کو ہمہ تن گوش رکھتی۔ میں ابھی احمدی نہیں تھا اور اس وقت میرے ذہن میں کئی باتیں آ رہی تھیں لیکن ایک خاص بات جو میرے ذہن میں بار بار آ رہی تھی وہ یہ تھی کہ مغربی اور بے دین اقوام کے سامنے پیغام حق پہنچانے اور مغربی اقوام کو کفارہ اور تثلیث کے جال سے نکالنے کی کوشش میں دو بڑی مشکلات ہیں ایک ان کے عقائد سے عدم واقفیت اور دوسرا زبان کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ آج اگر کوئی جماعت ان لوگوں تک پیغام حق پہنچانے میں کامیاب ہو سکتی ہے تو وہ وہی جماعت ہو گی جس کے پاس عبدالمالک خان صاحب جیسے شیریں زبان متبحر عالم ہوں گے۔

اس کے بعد بھی مولانا سے کئی بار شرفِ ملاقات نصیب ہوا۔ ایک بار میں اپنے دونوں بڑے بچوں کو لے کر ربوہ گیا اور بچوں کو مولانا مرحوم سے ملایا۔ مولانا بڑی شفقت سے پیش آئے اور اُن سے اُن کی تعلیمی حالت کے متعلق سوالات دریافت فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے نہ کہ میری کسی خوبی یا محنت کے بدلے مجھے قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔ الحمدللہ تعالیٰ علیٰ ذالک۔ تو میں بعد ازاں جب ربوہ گیا تو مولانا سے ملاقات دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے برآمدہ میں ہوئی۔ آپ کسی میٹنگ میں شرکت کرنے جا رہے تھے۔ میری خاطر رُک گئے جب میں نے اپنی بیعت کا ذکر کیا تو بڑے خوش ہوئے اور بہت بہت مبارکباد دی۔ پھر فرمایا "میرا کوارٹر ۶۵ ہے جس میں حضرت مرزا بشیر احمد نوراللہ مرقدہ رہتے تھے۔ آپ کو کوئی تکلیف یا مشکل یا ضرورت ہو تو بلا جھجک میرے گھر تشریف لائیں۔" میں نے جزاک اللہ کہہ کر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے مجھے ایک بار اپنے گھر آنے کی باقاعدہ دعوت بھی دی لیکن سوئے اتفاق کہ مجھے آپ کی دعوت کا شرف نصیب نہ ہو سکا۔

اب مولانا سے میری ملاقاتوں کا انداز بدل چکا تھا۔ ایک بار میں ایک سوال دریافت کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا اور محتاط الفاظ میں دریافت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مولانا میری مشکل بھانپ گئے اور فرمانے لگے "آپ قطعاً ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔ آپ بے شک دہریہ بن کر سوال کریں۔" چنانچہ میں نے سوال کر دیا اور بحمداللہ نہایت تسلی بخش جواب پایا۔

ایک بار میں نے مولانا سے عرض کی کہ نماز میں اپنی زبان میں دعا کرنے میں مجھے انشراح صدر نہیں ہے۔ صرف حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشاد کے تحت دعا کر لیتا ہوں۔ مولانا نے فرمایا۔

"میں تو اپنی زبان میں دعا کرتا ہوں۔ اور میری بہت سی دعائیں قبول ہوئی ہیں۔" یہ فرماتے ہوئے آپ نے "بہت سی" کے الفاظ پر زور دیا۔ آپ کے اس ارشاد میں میرے دل میں بھی قبولیت دعا کی حرص بڑھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے تردد کو دور فرما دیا۔ الحمدللہ تعالیٰ علیٰ ذالک۔

بیعت کے بعد مجھے بہت بحثوں میں الجھنا پڑا۔ مختلف الخیال احباب متحد ہو کر مجھ سے بحثیں کرتے تو بعض اوقات طبیعت میں گھبراہٹ بھی پیدا ہوتی اور بعض مسائل اور سوالات ایسے سامنے آتے جو اس سے قبل مطالعہ میں نہ آئے ہوتے تو معلومات اور دعا کی درخواست کی خاطر حضرت مولانا کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا۔ چنانچہ مجھے ایک ایسے دوست سے گفتگو کا موقعہ ملا جن کے اعتراضات قدرے مختلف تھے۔ اور یہ میرے لئے ایک نیا تجربہ تھا۔ میں کچھ سوالات لے کر مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ:۔

"میرے ایک مخصوص خیالات کے حامل دوست ہیں اور انہوں نے مجھے بڑی مشکل میں ڈالا ہوا ہے۔۔۔۔" میں ابھی یہیں تک پہنچا تھا کہ مولانا نے میری بات کو ٹوکا اور فرمایا:۔

"نہیں بالکل نہیں انہوں نے آپ کو مشکل میں نہیں ڈالا بلکہ وہ آپ کا علم بڑھا رہے ہیں۔ دینی مسائل پر گفتگو کرو گے تو سوال سامنے آئیں گے۔ اُن کی تحقیق کرو گے تو آپ کا علم بڑھے گا۔" اس کے بعد میں نے سوالات اور قرآنی آیات کی تشریحات دریافت کیں۔ مولانا اپنے مخصوص اور شیریں لب و لہجہ میں مجھے مسائل سمجھاتے رہے۔ اس طرح کہ ہر بات قلب و ذہن میں جاگزیں ہوتی گئی۔ میں نے اپنی اہلیہ کی ہدایت یابی اور قبول حق کے لئے دعا کی درخواست کی تو فرمایا:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرائیں" اور پھر حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ سنا کر فرمایا کہ حضور کی دعا سے اللہ تعالیٰ بہت جلد دل پھیر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کچھ عرصہ بعد میں سورہ تحریم کی آخری آیات کے متعلق سوال لے کر حاضر ہوا۔ اور مولانا سے عرض کیا کہ جو تفسیر حضرت مسیح موعود نے ان آیات کی کی ہے؟ کیا کسی پہلے مفسر نے بھی یہ تفسیر کی ہے؟

مولانا کے پاس کچھ اور صاحبان تشریف فرما تھے آپ ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور مجھ سے فرمایا۔

"آج صبح سے یہی بات ہو رہی ہے۔"

پھر میز پر پڑی ایک ضخیم کتاب اٹھائی جو خاصی پرانی اور خستہ حالت میں تھی۔ اسے کھولا اور سورہ تحریم کی آخری آیات کی تفسیر پڑھنا شروع کر دی۔ ساتھ ہی ساتھ مجھے سمجھانے کے لئے ترجمہ بھی کرتے جاتے تھے۔ میں نے درخواست کی کہ مجھے ان صفحات کی فوٹو سٹیٹ کرا دیں۔ مولانا نے فرمایا:۔

"اب تو نماز کا وقت ہو گیا ہے کارکنان بھی جا چکے ہیں۔ آپ نماز کے فوراً بعد آ جائیں میں آپ کو فوٹو سٹیٹ کرا دوں گا۔ مجھ سے غفلت اور غلطی یہ ہوئی کہ میں نماز کے بعد دارالضیافت چلا گیا۔ تسلی سے کھانا کھایا اور کافی دیر بعد دفتر آیا تو مولانا دفتر میں بیٹھے میرا انتظار کر رہے تھے۔ آپ نے ایک کارکن کو فوٹو سٹیٹ کروانے کے لئے بھیج دیا اور فرمایا کہ "میں تو نماز کے فوراً بعد آپ کے لئے دفتر آ گیا اور گھر کھانا کھانے کے لئے بھی نہیں گیا۔" مجھے بڑی ندامت محسوس ہوئی اور میں نے معذرت کرنا چاہی لیکن مولانا نے فرمایا۔

"کوئی بات نہیں چائے پی لیتے ہیں۔ میں تو نماز کے بعد آپ کے لئے سیدھا واپس دفتر آ گیا تھا کیونکہ میں نے کہا تھا نا کہ نماز کے بعد آپ کو فوٹو سٹیٹ کرا دوں گا۔"

دراصل میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مولانا نماز کے بعد گھر جا کر آرام کریں گے کھانا وغیرہ کھا کر پھر دفتر تشریف لائیں گے۔ لیکن مولانا وعدہ کے مطابق نماز ادا کر کے سیدھے دفتر تشریف لے آئے۔

مولانا کی اچانک وفات سے قبل جو ہفتہ کا روز گذرا تھا میں سرگودھا کی جماعت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے ربوہ گیا ہوا تھا۔ اس روز بعد از نماز ظہر مولانا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں نے سلام عرض کیا اور خیریت دریافت کی مولانا نے فرمایا "الحمدللہ ٹھیک ہوں" یہ امر میرے لئے باعث مسرت تھا کہ اب مولانا مجھے پہچانتے تھے۔

اسی دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی غرض سے آنے والے سیالکوٹ کے چند نوجوان قریب آئے اور ان میں سے ایک نے اپنے غیر احمدی دوستوں کا تعارف کرایا اور درخواست کی کہ ان احباب کو احمدیت کے متعلق بتائیں۔

مولانا نہایت خندہ پیشانی اور اپنے شیریں لب و لہجہ میں جماعت کا تفصیلی تعارف اور دیگر مسائل بیان فرمانے لگے۔ اور میں نے واپسی کی غرض سے اجازت چاہی۔

آج بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر ہے جب آخری بار اس مردِ حق گو نے "البیت المبارک" میں بیٹھا دیکھا اور مجھے ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ رخصت کی اجازت دی تھی۔

اب آخر میں مولانا کے ایک خط کا ذکر کرتا ہوں۔ میری بیعت کے فوراً بعد مجھے اولاد کی طرف سے کچھ پریشانی لاحق ہوئی۔ میری بیوی کے ہاں مردہ لڑکا تولد ہوا۔ جس پر مجھے میرے اپنوں نے مطعون کرنا شروع کیا۔ میں نے گھبراہٹ کے عالم میں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے تقریباً سب بزرگان سلسلہ نے دعا بھی کی اور مجھے جوابی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطوط سے بھی نوازا۔ اور خود حضرت مولانا نے بھی مجھے خط لکھا۔

محترم مولانا نے اپنے خط میں مومنوں پر ابتلاؤں کے آنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے مجھے تسلی دی اور ڈھارس بندھائی اور وہ خط میرے ثابت قدم رہنے میں ممد و معاون ثابت ہوا۔

غرض کہ اس خط کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کے رسول اور سلسلہ کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ مولانا عبدالمالک خاں صاحب کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کی نیکیوں اور قربانیوں کو اپنے حضور قبول فرمائے اور مجھ جیسے عاجز کو سلسلہ کے اس فدائی کی نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرارداد تعزیت:

ہم ممبران جماعت احمدیہ جاپان محترم مرزا ظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹوکیو کے والد محترم صفدر جنگ صاحب ہمایوں کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(اراکین جماعت احمدیہ جاپان)

ضروری اعلان برائے ناد ہند مجالس چندہ ممبری ناصرات

مجالس کو چٹھیوں کے ذریعہ بار بار یاد دہانی کروائی جا چکی ہے کہ مندرجہ ذیل مجالس نے امسال چندہ ممبری ناصرات بالکل ادا نہیں کیا (جو نہایت افسوسناک ہے) یا ناصرات کا چندہ لاپروائی سے لجنہ کے چندہ کے ساتھ مرکز کو بھجوا دیا ہے اور اس کی الگ وضاحت نہیں کی لہذا چندہ لجنہ کی مد میں جمع ہو گیا تمام ناد ہند مجالس جلد اپنا بجٹ ستمبر کے آخر تک پورا کریں۔ وقت بہت کم ہے اسلئے اعلان کروا دیا ہے اگر انہوں نے بھجوا دیا ہے تو حوالے کے ساتھ لکھیں۔

(قسط اوّل) (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

پنجند، کسران، پنڈ بیگوال، چک ۵۵/۲۷ محمود آباد، صدر گوگیرہ، بدین۔ چک ۵ احمد آباد، کوٹ احمدیاں، اوچ شریف، بستی شکرانی، بہاولپور، چک ۲۲ حمید آباد بہاولپور، چک ۲۳/۵.۷.۵، چک ۶۳/۵.۵، چک ۱۶۰/مراد، چک ۱۶۱ نہر مراد، چک ۱۸۳/مراد، چک ۳۰/۲-ل، چک ۱۰۲/۶-ل، چک ۱۰۲ فتح چک ۱۴۱/مراد، چک ۱۶۹ مراد، چک ۲۱۲/۹-ل چک ۲۲۴/۹-ل، چک ۲۲۶/۱۰-ل مروٹ، خورٹ عباس، ہارون آباد، بازید خیل ضلع پشاور، چک ۲۷۰ کاچیلو، ڈگری، لطیف نگر فارم، محمود آباد سٹیٹ مصطفےٰ فارم، نوکوٹ، نورنگر فارم، چک ۵۸/۳ ٹمگڑہ۔ چک ۲۹۶/ج۔ب، چک ۳۰۰ ج ب، چک ۳۵۲ ج ب سراں، چک ۴۲۳ ج ب تھرپارکر، بھون ضلع جہلم، کلر کہار، کھیوڑہ، چک نسوانہ، جھنگ شہر، چونڈ بھروانہ، چاہ لڈیانہ، چک ۵ کھگ، چک ۵/۳-ل چک ۴۴۲ ج ب چک ۲۰ گھگو، چنیوٹ۔ عنایت پور بھٹیاں، ککی نو، لالیاں، ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد، کوڑی گوٹھ سلطان احمد گوٹھ گوندل خاں، نواز آباد خان، نواں کوٹ، نذیر احمد باجوہ۔ بھا برڑہ

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کا چھوٹا بھائی رشید احمد ابن شاہ محمد صاحب آف کلسیاں دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(محمد اکبر۔ کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

- خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اعظم صاحب آف سمبڑیال عرصہ پندرہ ماہ سے ایک مقدمہ کی وجہ سے شدید پریشان ہیں۔

(مظفر حسین۔ دارالیمن شرقی ربوہ)

- مکرم محمد صدیق ہاشمی کی اہلیہ دو ہفتوں سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں

(جمال الدین شمس۔ مربی سلسلہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

جن مجالس نے ابھی تک سالِ رواں کا بجٹ مرکز کو نہیں بھجوایا انہیں خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ براہِ مہربانی جلد از جلد بجٹ مکمل کر کے مرکز کو بھجوائیں اور اس کے ساتھ ہی صد فی صد وصولی کی طرف فوری توجہ دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت
جیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش

۱۔ مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب مینجر فارم بشیر آباد سندھ معہ خاندان		۶۲۵/- روپے
۲۔ " " اقبال احمد صاحب چیمہ " " "		۱۲۰۰/- "
۳۔ " " محمد اسماعیل صاحب خالد " " "		۱۳۲۰/- "
۴۔ " " محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر " " "		۵۰۰/- "
۵۔ " " ڈاکٹر عبدالستار صاحب " " "		۶۰۰/- "
۶۔ " " ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایم بی بی۔ ایس " "		۵۰۰/- "
۷۔ " منشی محمد موسیٰ صاحب " "		۵۰۰/- "
۸۔ " چوہدری عبدالعزیز صاحب طاہر " "		۵۰۰/- "
۹۔ " محمد اسلم خانصاحب کاہلوں مرحوم منجانب چوہدری آفتاب احمد صاحب کاہلوں معہ برادران حیدر آباد	"	۵۰۰/- "
۱۰۔ " شیخ آفتاب احمد صاحب S.D.O معہ بیگم صاحبہ		۱۶۰۰/- "
۱۱۔ " سید عاشق حسین صاحب معہ اہل و عیال	ٹنڈو جام	۵۰۰/- "
۱۲۔ " مسرور احمد ولد عبدالقادر صاحب	"	۱۰۰۰/- "
۱۳۔ " ڈاکٹر مظفر احمد صاحب معہ اہل و عیال	"	۵۰۰/- "
۱۴۔ " ڈاکٹر منور احمد صاحب ایم، بی، بی، ایس	سنجر چاہنگ	۶۵۰/- "
۱۵۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نذیر احمد صاحب	حیدر آباد	۵۰۰/- "
۱۶۔ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ساہی	"	۵۰۰/- "
۱۷۔ " " مبارک احمد صاحب ولد چوہدری شریف احمد صاحب سندھو	"	۵۰۰/- "
۱۸۔ " ڈاکٹر مصور احمد صاحب گوٹھ گوندل	ضلع حیدر آباد	۵۰۰/- "
۱۹۔ " چوہدری ظہور الحق ولد چوہدری ولی الحق صاحب گوٹھ نذیر احمد باجوہ	ضلع حیدر آباد	۵۰۰/- "
۲۰۔ " مقبول احمد صاحب مینجر نواز آباد فارم معہ اہل و عیال		۲۵۶۰/- "
۲۱۔ " " سعید احمد صاحب بہلولپوری " "		۵۰۰/- "
۲۲۔ " نور الدین صاحب ٹنڈو باغو سندھ		۶۱۰/- "
۲۳۔ " چوہدری عطاء محمد صاحب علوی صدر جماعت معہ افراد خاندان گوٹھ عطاء محمد باندھی سندھ		۱۰۷۶/- "
۲۴۔ " ڈاکٹر داؤد احمد صاحب علوی " " "		۵۰۰/- "
۲۵۔ " چوہدری عبدالحمید صاحب صادق صدر جماعت معہ افراد خاندان محراب پور سندھ		۱۰۰۰/- "
۲۶۔ " غلام نبی صاحب علوی مرحوم معہ خاندان گوٹھ امام بخش نواب شاہ سندھ		۱۰۱۰/- "
۲۷۔ " محمد عبداللہ صاحب علوی " " " " "		۵۸۰/- "
۲۸۔ " نصر اللہ خاں صاحب معہ والدین و برادران " " "		۱۰۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لیے

تحریک جدید کے بارے میں یہ امر خاص طور پر مدنظر رہے کہ اس کا مالی سال ختم ہونے میں صرف ۲ ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ لہذا بہت ہی منظم اور بھرپور کوشش کی ضرورت ہے۔ تاکہ

اوّل:۔ تمام انصار معیاری وعدوں کے ساتھ اس مبارک تحریک میں شامل ہوں

دوم:۔ ہر ناصر پوری کوشش کرے کہ اس کے عزیز و اقارب بھی اس تحریک میں شامل ہوں اور سب کا وعدہ معیاری ہو۔

سوم:۔ آئندہ دو ماہ کے اندر اندر تمام وعدہ جات کی وصولی سو فیصد ہو۔

یہ امر مدنظر رہے۔ کہ معیاری وعدہ اپنی ماہوار آمد کا کم از کم ۲۰ فیصد ہے۔

عہدہ داران انصار اللہ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کو مدنظر رکھیں۔

"عزیزو! یہ دین کے لیے اور دین کی اغراض کے لیے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔" (کشتی نوح صفحہ ۷۴)

"جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔" (تبلیغ رسالت جلد نمبر ۸ صفحہ ۶۶)

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئی بی اے میں داخلے

ایوننگ پروگرام کورسز

آئی۔ بی۔ اے کے شام کے پروگرام میں دیئے جانے والے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست فارم آئی۔ بی۔ اے سٹی کیمپس گارڈن کیانی شہید روڈ سے ۱۰۰/- روپیہ (ناقابل واپسی جس میں پروگرام اناؤنسمنٹ سیمپل ٹیسٹ۔ شماریاتی تجزیہ کے ساتھ مارکس شیٹ اور داخلہ پالیسی کی قیمتیں شامل ہیں) ادا کر کے شام تین بجے سے سات بجے کے درمیان ۲۰ اگست سے ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء تک کسی بھی کام والے دن حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن، کراچی یونیورسٹی کے شام کے پروگرام میں پیش کئے جانے والے مضامین کاروباری اور صنعتی اداروں میں ملازم ان افراد کے لئے خاص طور پر ترتیب دیئے گئے ہیں جو ترقی کرنے کی زبردست خواہش رکھتے ہوں۔ انسٹی ٹیوٹ میں دی جانے والی تعلیم و تربیت شرکاء کورس کے علم و تجربہ میں اضافہ اور ترقی کا باعث بنتی ہے اور اُن کے فیصلہ کرنے کی صلاحیت نیز افراد، سرمایہ اور مشینوں کو منظم کرنے کی اہلیت کو بہتر بناتی ہے یہ مضامین ان لوگوں کے لئے بھی مفید ہوتے ہیں جو خود اپنے کاروبار کا نظم و نسق چلاتے ہیں۔ ۳ نومبر ۱۹۸۴ء سے شروع ہونے والے سمسٹر کے لئے مندرجہ ذیل تعلیمی پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔

(الف) ایم۔ بی۔ اے پروگرام:۔ یہ تین سے پانچ سالہ مدت کا پروگرام ہے جس کی مدت کا انحصار طلباء کی کارکردگی اور ان کے مضامین کی تعداد پر ہے اس پروگرام کی تکمیل پر ایم۔ بی۔ اے (ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن) کی ڈگری حاصل ہوتی ہے موسم گرما کے پروگراموں میں اضافی کورس لے کر پانچ سال کی زیادہ سے زیادہ مدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اس پروگرام میں شرکت کے خواہشمند افراد کو بزنس ایڈمنسٹریشن میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ میں داخلہ لینا چاہیئے۔

اہلیت:۔ گریجویٹس جو کسی ادارہ میں بحیثیت منیجر/سپروائزر کام کر رہے ہوں، ذاتی کاروبار کے منتظمین تجارت اور پیشہ ور افراد جن کا تعلیمی ریکارڈ اچھا ہو داخلہ کی درخواست دے سکتے ہیں۔

(ب) بزنس ایڈمنسٹریشن میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ:۔ یہ ایک ۱½ سالہ تعلیمی پروگرام ہے جس کی تکمیل پر پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن حاصل ہوتا ہے۔ موسم گرما کے پروگراموں میں اضافی کورس لے کر یہ مدت گھٹائی جا سکتی ہے۔

اہلیت:۔ مذکورہ بالا (الف) کے مطابق۔

(ج) کمپیوٹر سائنس میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ:۔ یہ ایک ۱½ سالہ تعلیمی پروگرام ہے جس کے نتیجہ میں کمپیوٹر سائنس میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ حاصل ہوتا ہے۔ موسم گرما کے پروگراموں میں اضافی کورس لے کر یہ مدت کم کی جا سکتی ہے۔

اہلیت:۔ گریجویٹس جو کمپیوٹر سے منسلک پیشوں میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

(د) ۱۸۔ ہفتوں کے سرٹیفکیٹ کورس:۔

۱۔ پرنسپلس آف مارکیٹنگ
۲۔ پرنسپلس آف مینجمنٹ
۳۔ فنانشل اکاؤنٹنگ
۴۔ کاسٹ اکاؤنٹنگ •
۵۔ شماریات و ریاضی برائے مینجمنٹ
۶۔ اسٹیٹسٹیکل انفرنس •
۷۔ بزنس کمیونیکیشنز
۸۔ ریسرچ اینڈ رپورٹ رائٹنگ •
۹۔ انٹروڈکشن ٹو الیکٹرک ڈیٹا پروسیسنگ
۱۰۔ کوبول •
۱۱۔ مینجمنٹ آف کمپیوٹر سسٹمس •
۱۲۔ کمپیوٹر پروگرامنگ (فورٹران) •
۱۳۔ مارکیٹنگ مینجمنٹ •
۱۴۔ پرسونل مینجمنٹ •
۱۵۔ میکرو اکنامکس
۱۶۔ مینجریل اکاؤنٹنگ •
۱۷۔ انٹروڈکشن ٹو بزنس فنانس
۱۸۔ فنانشل مینجمنٹ •
۱۹۔ سسٹمس انالیسس اینڈ ڈیزائن •
۲۰۔ بزنس اینڈ لیبر لاء
۲۱۔ ہوٹل مینجمنٹ
۲۲۔ ڈیولپمنٹ اکنامکس •
۲۳۔ ایڈورٹائزنگ •

• ان کورسوں میں داخلہ متعلقہ شعبوں میں مناسب پس منظر کے حامل امیدواروں تک ہی محدود رہے گا۔

اہلیت:۔ کم از کم قابلیت گریجویشن ہے تاہم آجران کے نامزد کردہ امیدواروں کے لئے میٹرک تک کی رعایت دی جا سکتی ہے۔

ملازمت کے مواقع:۔ پاکستان میں مینجمنٹ کو پیشہ ورانہ حیثیت حاصل ہونے اور مقابلہ کے رجحان میں اضافہ کی وجہ سے ان بزنس ایڈمنسٹریشن گریجویٹس کے لئے جن کی تعلیم و تربیت مناسب طور پر کی گئی ہو اور جو پیشہ ورانہ اہلیت رکھتے ہوں ملازمت کے مواقع بڑھتے رہیں گے۔ غیر ملکی کاروباری ادارے اور پیشہ ورانہ بنیاد پر چلنے والی پاکستانی کمپنیاں ہمارے گریجویٹس کو ترجیح دیتی ہیں جس کی وجہ ہمارا وہ اعلیٰ تعلیمی معیار ہے جس کے تحت ہم طلباء کا انتخاب اور ان کی تربیت کرتے ہیں۔ ان امیدواروں کو جو آئی۔ بی۔ اے میں داخلہ لینا چاہتے ہیں یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ ہم ان اشخاص کو ترجیح دیتے ہیں جن میں لیڈرشپ اور پہل کرنے کی صلاحیتیں ہوں اور جو زندگی میں کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی زبردست خواہش رکھتے ہوں۔

استعداد و اہلیت:۔ انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ کا طریقہ کار، نصاب، تعلیم کے طریقے اور نظام امتحان نے اسے پاکستان کے تعلیمی اداروں میں ایک منفرد حیثیت دے دی ہے۔ داخلے سختی کے ساتھ اہلیت کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔ میرٹ فارمولا پر عمل درآمد ثابت کرنے کی غرض سے آئی۔ بی۔ اے ان امیدواروں یا ان کے والدین کو جوابات کی کتابیں دکھا دیتا ہے جو ایسی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔

نظم و ضبط اور پابندیٔ اوقات:۔ آئی۔ بی۔ اے کی ایک اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نصابی کیلنڈر پر سختی سے عمل کرتا ہے۔ طلباء کو اس کیلنڈر کا علم نیا سمسٹر شروع ہونے سے کم از کم چھ ماہ قبل ہو جاتا ہے۔ سمسٹر شروع ہونے کے پہلے ہی دن طلباء کو ایک تفصیلی پروگرام دے دیا جاتا ہے۔ طلباء سے کلاسوں میں حاضری اور دیئے ہوئے نصابی کاموں کو پورا کرنے کے معاملات میں سختی سے پابندی کرائی جاتی ہے۔ گزشتہ چھ سالوں کے دوران آئی۔ بی۔ اے کبھی بند نہیں ہوا اور امتحانات کبھی ملتوی نہیں کئے گئے۔ خواہ موسمی حالات خراب رہے ہوں یا سیاسی ہنگامے، احتجاجات اور بلوے ہوتے رہے ہوں طلباء کو پورے سمسٹر کے دوران امتحانات کے مراحل سے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ امتحانات کوئز، ٹرم رپورٹ ماہانہ ٹیسٹ، اندرون کلاس مباحثوں میں شرکت کے ذریعہ لئے جاتے ہیں اور طلباء کو پورے سمسٹر میں ایک یا دو امتحانات دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا جاتا۔ انسٹی ٹیوٹ اپنے طلباء کو ہاسٹل لائبریری وغیرہ کی بہترین سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ اس ادارہ کی دو لائبریریاں پاکستان میں بزنس ایڈمنسٹریشن سے متعلق کتابوں اور پاکستان نیز بین الاقوامی جرائد کے سب سے بڑے ذخیرہ پر مشتمل ہیں۔

داخلہ ٹیسٹ:۔ اگلا سمسٹر ۳ نومبر ۱۹۸۴ء سے شروع ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند درخواست دہندگان کو بروز جمعہ ۳۱ اگست ۱۹۸۴ء آئی۔ بی۔ اے سٹی کیمپس۔ گارڈن/کیانی شہید روڈ میں رجحان کا ابتدائی ٹیسٹ دینا ہوگا۔ اس تحریری ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کو انٹرویو وغیرہ پر مشتمل مزید مراحل سے گزرنا ہوگا۔

دیگر معلومات:۔ (۱) تمام امیدواروں کے لئے لازم ہے کہ درخواست فارم حاصل کرنے کے لئے اپنے پاسپورٹ سائز کے دو حالیہ فوٹو ساتھ لائیں۔ فوٹو کے بغیر اور مقررہ تاریخوں کے بعد کوئی فارم جاری یا قبول نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ درخواست فارم ۲۰ اور ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کے دوران حاصل کر لئے جائیں اور مکمل کئے ہوئے فارم آئی۔ بی۔ اے ایوننگ پروگرام آفس گارڈن/کیانی شہید روڈ، میں تین اور سات بجے شام کے درمیان ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء تک لازمی طور پر داخل کر دیئے جانا چاہئیں۔

۳۔ جو امیدوار آخری تاریخ تک درخواست فارم داخل نہیں کریں گے یا ایسے ایڈمٹ کارڈ کے بغیر جس کی درخواست فارم داخل کرتے وقت مناسب طور پر تصدیق کی جا چکی ہو۔ رجحانی ٹیسٹ دینے کے لئے آئیں گے۔ ان کو ٹیسٹ میں شرکت نہیں کرنے دی جائے گی خواہ وہ کوئی بھی عذر بشمول ایڈمٹ کارڈ کی گمشدگی پیش کریں۔ ڈپلیکیٹ فارم یا کارڈ جاری نہیں کیا جاتا ہے۔

(انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی آف کراچی)

(بحوالہ جنگ کراچی - ۱۸ اگست ۱۹۸۴ء)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

احمق دشمن ان کا قصد کرتا ہے

"احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک ناپاک گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔"

نیک لوگ کبھی تباہ نہیں ہوتے:۔

"جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لیے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لیے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔"

خدا تعالیٰ ان کا دوست ہوتا ہے:۔

"دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۰-۴۱)

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشادات عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

فرسودہ کار اور تجربہ کار ہو کر روح چمک اٹھتی ہے جیسے کہ لوہا یا شیشہ اگرچہ چمک کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے لیکن صیقلوں کے بعد ہی مجلّٰی ہوتا ہے۔ حتّٰی کہ اُس میں مُنہ دیکھنے والے کا مُنہ نظر آجاتا ہے۔ مجاہدات بھی صیقل کا ہی کام کرتے ہیں۔ دِل کا صیقل یہاں تک ہونا چاہیئے کہ اُس میں سے بھی مُنہ نظر آجاوے۔ مُنہ کا نظر آنا کیا ہے؟ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مصداق ہونا۔ سالک کا دِل آئینہ ہے جس کو مصائب و شدائد اس قدر صیقل کر دیتے ہیں کہ اخلاق النبیؐ اس میں منعکس ہو جاتے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بہت مجاہدات اور تزکیوں کے بعد اس کے اندر کسی قسم کی کدورت یا کثافت نہ رہے۔ تب یہ درجہ نصیب ہوتا ہے۔ ہر ایک مومن کو ایک حد تک ایسی صفائی کی ضرورت ہے۔ کوئی مومن بلا آئینہ ہونے کے نجات نہ پائے گا۔ سلوک والا خود یہ صیقل کرتا ہے اپنے کام سے مصائب اُٹھاتا ہے۔ لیکن جذب والا مصائب میں ڈالا جاتا ہے۔ خُدا خود اس کا مُصقِل ہوتا ہے اور طرح طرح کے مصائب و شدائد سے صیقل کر کے اُس کو آئینہ کا درجہ عطا کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶-۲۷)

ولادت

- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو دوسری بیوی رضیہ رخسانہ کے بطن سے بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۸۴ء کو صبح پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "نعمان انور" تجویز کیا گیا ہے۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ نیز صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نومولود چوہدری نور محمد صاحب دھرکوٹ کا پوتا اور چوہدری نذیر احمد صاحب آف کلیان پور کا نواسہ ہے۔ (عبد المجید انور چک ۹۶ گ ب مریں جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

★ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گریجویٹ طلباء متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے کم سے کم معیار میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے لیکن ایف اے اور گریجویٹ پاس طلباء بھی داخل کیے جاتے رہے ہیں اور امسال بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔

سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا تقاضہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ طلباء جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں اور انہیں نسبتاً کم عرصہ میں تعلیم و ٹریننگ کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں بھجوایا جائے۔

لہٰذا خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھنے والے گریجویٹ طلباء کے واسطے یہ خصوصی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے واسطے اپنی درخواستیں معہ مکمل کوائف و نقول سندات اپنی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ بلا تاخیر دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں۔

۱۴ تا ۲۱ ستمبر ہفتہ تربیت منایا جائے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) اطفال کو نماز باجماعت پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

(۲) باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کریں۔

(۳) کم از کم دو مرتبہ نماز تہجد باجماعت ادا کروائیں۔

(۴) کم از کم چار تربیتی اجلاسات منعقد کروائیں۔ جس میں اطفال کو ننگے سر نہ پھرنے اور دیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائیں۔

(۵) اس ہفتہ میں کم از کم دو مرتبہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھوائیں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دمہ کورس ASTHMA COURSE 60/- روپے

ٹی بی کورس T.B COURSE فی کورس 50/- روپے

مزمن امراض کے کورسز اور کیورز کا لٹریچر فری

ریسپائریٹری کیور سنٹرز

لاہور: کیوریٹو سٹورز اینڈ ڈسپنسری سنٹر اچھرہ شاپنگ سنٹر

لاہور:- مشنر میڈیکوز چوک میو ہسپتال

لاہور:- بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی

لاہور:- افضل میڈیکل سٹور چوک یتیم خانہ ملتان روڈ

فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گھنٹہ گھر امین پور بازار

ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار

ہر ضلع میں ریسپائریٹری کیور سنٹر بننے کیلئے باحیثیت پارٹیاں رجوع فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون ۶۰۶-۶۰۷

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمد احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

مرتب: حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان

خدمت میں ایک اور قدم آگے!

مفت معائنہ اور مشورہ

اب ہمارے میڈیکل سٹور پر صبح ۸ تا ۱۲ اور شام ۵ تا ۸ بجے، تجربہ کار ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی خدمات میسّر ہیں۔ اہالیان ربوہ کیلئے ڈاکٹر صاحب یکم ستمبر تک مفت مشورہ اور معائنہ فرمائیں گے:

میاں میڈیکل سٹور - اقصیٰ روڈ - ربوہ

سالانہ کلیئرنس سیل

ہم نے اپنی دکان پر مندرجہ ذیل ملبوسات کی کلیئرنس سیل لگائی ہے۔ (۱) فرنچ شفون پرنٹ (۲) واکی لان پرنٹ (۳) ٹوئیل پرنٹ (۴) لیلن پرنٹ۔ (۵) شرمیلی و ٹیپر پرنٹ (۶) کٹ پیس اہل ربوہ خصوصی رعایت سے فائدہ اٹھائیں یہ رعایت صرف عید مبارک تک ہے۔

پروپرائٹر: خواجہ عبد المومن مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ: فون 5/7

اشرف گلاس ہاؤس

ہر قسم کا عمارتی شیشہ، فرنشی شیشہ اور آئینہ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

نیز عمدہ فریمنگ اور شیشہ فٹنگ کے لیے تشریف لائیں

پروپرائٹر: محمد اشرف طاہر: کالج روڈ اقصیٰ چوک ربوہ